سوال

میں نے ایک لڑکی سے عقد نکاح کیا اور اس سے خلوت بھی کی دخول کے علاوہ باقی سارے ازدواجی تعلقات قائم کیے میرا اور بیوی کا ٹیلی فون پر جھگڑا ہوا سبب یہ تھا کہ وہ میری اجازت کے بغیر باہر جاتی تھی، میں نے اسے کہا میں قسم نہیں اٹھانا چاہتا، کیونکہ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں قسم واقع نہ ہو جائے اور ہم حرام طریقہ سے نہ بہتے رہیں صلح کے لیے بیوی نے لوگوں کو درمیان میں ڈالنا چاہا لیکن میں نے اسے کہا ہماری مشکل میں کوئی شخص بھی دخل نہ دے بلکہ ہم اکیلے ہی اپنی مشکل کو حل کرینگے لیکن بیوی نہ مانی اور کہنے لگی: میں تو سارے گاؤں کے لوگوں کو اس مشکل حل کرنے کے لیے شامل کرونگی، میں نے بیوی سے کہا: ٹھیک ہے تم لوگوں کو داخل کرو اور خود نکل جاؤ، اس کلمہ کے کہنے کے بعد (لوگوں کو داخل کرو اور خود نکل جاؤ) میرے کان میں وسوسہ سا ہوا کہ تمہیں طلاق ہوگی، تو میں نے یہ کلمہ تم نکل جاؤگی کئی بار کہا وہ بغیر سمجھے ہی مجھے کہنی لگی: جی ہاں میں پھر یہ کلمہ دہرایا کہ تم خود نکل جاؤگی اور لوگوں کو شامل کروگی، تو وہ کہنے لگی: نہیں، میں نے خیال کیا کہ وہ سمجھ گئی ہے، اب میں پریشان ہوں: آیا یہ معلق طلاق میں شامل ہوتا ہے، اور کیا اس کا کوئی کفارہ ہے؟ اور کیا اگر کوئی ہمارے معاملات میں دخل اندازی کرے تو بیوی کو طلاق ہو جائیگی؟ نیت کے متعلق گزارش یہ ہے کہ میں اسے طلاق نہیں دینا چاہتا تھا، لیکن اسے خاوند کی اطاعت سکھانا اور خوفزدہ کرنا چاہتا تھا برائے مہربانی یہ بتائیں کہ میں اس وسوسے کا علاج کیسے کروں؟ میں ہمیشہ محسوس کرتا ہوں کہ دخول کے بعد کہیں اس کے ساتھ حرام طریقہ سے ہی نہ رہتا رہوں، مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

آپ کا اپنی بیوی کو یہ کہنا کہ: "تم لوگوں کو شامل کرو اور خود نکل جاؤ"

اور آپ کا یہ کہنا: "تم نکل جاؤ"

یہ طلاق کے صریح الفاظ میں شامل نہیں ہوتے، بلکہ یہ کنایہ کے الفاظ ہیں جن میں طلاق کا بھی احتمال ہے اور طلاق کا احتمال نہیں بھی ہے

کنایہ کے الفاظ میں قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی، اگرچہ یہ الفاظ جھگڑے اور غصہ کی حالت میں بھی کہے جائیں، اس میں راجح یہی ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوتی

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (136438) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

اس بنا پر جب آپ نے یہ الفاظ بولتے وقت طلاق کی نیت نہیں کی تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی، اور اگر یہ الفاظ بولتے وقت آپ نے طلاق کی نیت کی تھی تو آپ کی مشکل حل کرنے کے لیے لوگوں کے داخل ہونے کی صورت میں ایک طلاق واقع ہو جائیگی اور اس میں آپ کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہے، اور اگر لوگ دخل اندازی نہ کریں تو پھر کچھ نہیں ہوگا

جو شخص بھی طلاق کنایہ کے الفاظ استعمال کرے اور اسے شک ہو کہ پتہ نہیں اس نے طلاق کی نیت کی تھی یا نہیں تو طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ اصل میں طلاق نہیں ہے

یہاں ایک چیز پر متنبہ رہنا چاہیے کہ اس نیت کو وسوسہ کا نام نہیں دیا جاتا جو نیت یقینی طلاق کی ہو یا پھر طلاق نہ دینے کی یا پھر تردد میں ہو بلکہ وسوسہ تو معاملہ کے تکرار کو کہا جاتا ہے، مثلا یہ کہ جب بھی وہ کوئی معین کلمہ کہے یا کسی چیز کے متعلق سوچے تو وہ گمان کرے کہ اس نے اس سے بیوی کو طلاق دے دی ہے

جب آدمی وسوسہ کی حالت کو پہنچ جائے تو طلاق واقع نہیں ہوتی، جیسا کہ سوال نمبر (62839) اور (83029) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے

لیکن جب انسان وسوسہ کی حد کو نہ پہنچا ہو اور طلاق کنایہ کی کلام کرے تو اسے اپنی نی تںکو ٹٹولنا چاہیے اگر تو طلاق کی نیت تھی تو طلاق واقع ہو جا ئیگی ، اور اگر طلاق کی نیت نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوگی

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

143266